

عساکرِ پاکستان کی پنجابی تراجم کے حوالے سے خدمات

میجر خالد محمود

Major Khalid Mahmood

Sialkot Cantt:

Abstract:

The services of the writers of Pakistan Army regarding Punjabi language translations are highly commendable. There had been a lot translations of Punjabi language, in which majority were of Holy Quran, hadees and sayings of sages. In this connection the writers of Pakistan Army are in the forefront. The writers of Pakistan Army have written consolidated translations of the Holy Quran and Surrah, and also apart from prose translations they have translated Qasida Burda Sharif and poetry of Allama Iqbal. Some army personnel have translated Punjabi poetry of Sofi poets in English and Urdu, so that other language speakers can get knowledge of spiritual thoughts.

ترجمہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی کسی ایک زبان کی لغت کو دوسری زبان میں بیان کرنا ہے۔ (۱) اس کا مادہ ”رجم“ ہے اور انگریزی زبان میں ترجمہ کے لیے Translation (۲) کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں ادا کیا ہوا مطلب بھی ترجمہ کہلاتا ہے (۳) اور ترجمہ کے ایک معانی ایک زبان سے دوسری زبان میں لائے ہوئے خیالات (۴) بھی ہیں۔ ترجمہ ایک ایسا فن ہے جو کسی ایک زبان کے متن کو دوسری زبان میں بیان کرتا ہے تاکہ ایک زبان کے جاننے اور بولنے والے دوسری زبانوں کے متعلق بھی واقفیت حاصل کر سکیں۔ پنجابی زبان کے دینی ادب عالیہ پر مشتمل کتاہوں کا ترجمہ کرنے والے حضرات کے تراجم پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ انھیں دونوں زبانوں پر خاصا عبور تھا۔ برصغیر پاک و ہند میں جب سے مطالعے کی ترویج ہوئی ہے، پنجابی میں ہزاروں کی تعداد میں تراجم ہوئے ہیں جن میں سے زیادہ تر قرآن کریم، احادیث مبارکہ، آثار صحابہؓ، اقوال بزرگان دین اور فقہی مسائل کے تراجم ہیں۔ ترجمہ نگاری کے اس عمل میں افواج پاکستان کے اہل قلم بھی پیش پیش رہے۔ مجموعی طور پر افواج پاکستان کے اہل قلم کے تراجم میں قرآن مجید اور اس کی سورتوں کے منظوم اور نثری تراجم کے علاوہ قصیدہ بردہ شریف اور کلام اقبال کے پنجابی منظوم تراجم شامل ہیں۔ کچھ عسکری جوانوں نے صوفیاء کرام کی شاعری کا اردو اور انگریزی میں منظوم و نثری ترجمہ بھی کیا ہے تاکہ دوسری زبان بولنے والے لوگ بھی صوفیانہ خیالات سے آگاہی حاصل کر سکیں۔

عسکری شخصیات کی پنجابی زبان میں ترجمہ نگاری کی روایت گیانی جودھ سنگھ سے ہوئی جو کہ امرتسر بھارت میں ایک جاگیر دار سردار حکم سنگھ کے ہاں ۱۸۶۷ء کو پیدا ہوئے اور برطانوی فوج کی ایک سکھ بٹالین میں تعینات تھے۔ انھوں نے مہا بھارت اور رامائن کا پنجابی زبان میں ترجمہ کیا۔ (۵) اُس کے بعد قرآن حکیم اور اس کی سورتوں کے تراجم کا آغاز ہوا۔

قرآن کریم اور مختلف سورتوں کے پنجابی تراجم

عسکری شخصیات میں سے قرآنی سورتوں کے پنجابی زبان میں ترجمہ کا آغاز پال سنگھ نے کیا۔ پال سنگھ ۱۸۵۰ء میں امرتسر میں پیدا ہوا اور ۲۲ سال کی عمر میں برطانوی فوج میں بھرتی ہو گیا۔ وہاں مسلمان ہو گیا اور نام دین محمد رکھ لیا۔ انہوں نے قرآن مجید کے تیسویں پارے کے آخری حصے کا پنجابی نثر میں ترجمہ ۱۸۹۲ء میں کیا۔ پھر انھوں نے پنجابی زبان میں تفسیر بسم اللہ، تفسیر پارہ اول اور تفسیر پارہ دوم لکھی۔ (۶) میجر فضل حق نصیر جن کا تعلق گاؤں دھر پالہ سیکن تحصیل گوجرخان سے تھا۔ ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۷۸ء میں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے ”آیت الکرسی کا منظوم پنجابی ترجمہ“ اور ”اللہ الصمد“ کی پنجابی نثر میں تفسیر لکھی۔ شریف کجاہی پنجابی زبان کے مسلم اُستاد اور پرچارک تھے۔ برطانوی فوج میں کلرک بھرتی ہوئے تھے۔ (۷) آپ پنجابی، اردو، فارسی اور انگریزی زبانوں پر یکساں قدرت رکھتے تھے۔ انھوں نے قرآن پاک کا پنجابی زبان میں ترجمہ دو جلدوں میں ۱۹۹۶ء میں کیا۔ انھوں نے پنج سورہ کا ترجمہ ۱۹۸۰ء میں اور ”نبی پاک دے خطبے (پنجابی نثری ترجمہ)“ ۱۹۸۸ء میں کیا۔ چیف وارنٹ آفیسر محمد ساجد ڈھلوں جن کی رہائش ہاؤس نمبر 123-S، سٹریٹ B-3، چوک خیمہ گاہ، امامیہ کالونی، شاہدرہ لاہور میں ہے۔ انہوں نے قرآن پاک کی سورتوں کا منظوم پنجابی ترجمہ اپنی کتاب ”مصباح القرآن“ میں کیا۔ ”مصباح القرآن“ آپ کی پنجابی شاعری کی کتاب ہے جس میں آپ نے قرآن پاک کی کچھ سورتوں کا ترجمہ منظوم پنجابی میں کیا۔ مولانا محمد منشاء تائبش قصوری فرماتے ہیں:

”دنیا دیاں ساریاں زباناں وچ کلام الہی دے ترجمے تے تفسیراں نثر تے نظم وچ لکھیاں
آرہیاں نیں۔ ساجد ڈھلوں صاحب اُتے وی اللہ پاک دا جیہا کرم ہو یا کہ ایہناں نے اپنی
مادری زبان وچ قرآن پاک دیاں کجھ سورتاں دا مفہوم شعراں وچ بیان کردتا۔ انج ایہہ بندہ
وی قرآن پاک دے ترجمے تے تفسیراں لکھن والیاں دی صف وچ آکھلوتاے۔“ (۸)

اس کتاب کے کل ۲۰۸ صفحات ہیں اور گنج شکر پرنٹرز لاہور کی طرف سے ۲۰۱۷ء میں چھپی۔ کتاب کا آغاز اس کتاب کی وجہ تالیف سے شروع کیا گیا ہے۔ پہلے فضیلت قرآن بیان کی گئی ہے پھر ۵۲ قرآنی سورتوں کا مفہوم پنجابی اشعار میں بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر پر اسما الحسنیٰ اور دعائے ساجد لکھی ہے۔

مفہوم سورۃ والتین

انجیراں زیتون شجر دی طور پہاڑ دی قسے
امنناں والے شہر دی سونہ اے ایہہ فرمایا رب نے
خوب حسین بناوٹ دے وچ ایہہ انسان بنایا
ات ڈنگھیاں دے وچ اوہنوں فیراں پرتایا

پر اوہ بندے تے دکھرے نیں جو ایمان لیائے
تے ایمان دی حالت دے وچ چنگے عمل کمائے
بس اوہناں لئی اجر اے ایسا جو ودھدا ای رہنا
ایہہ ایہناں دا حق اے جیہڑا اوہناں رب توں لینا
فر وی توں کس گلوں بندیا روز جزا جھٹلاویں
کیہ اللہ توں وڈا حاکم ہور کوئی وی پاویں (۹)

قصیدہ بردہ شریف کا منظوم پنجابی ترجمہ

آقائے نام دار رسول کائنات کی شان میں عربی، فارسی اور دیگر تمام زبانوں میں نعتیہ کلام لکھا گیا مگر نعتیہ ادب کا کوئی بھی شہ پارہ اب تک علامہ شرف الدین بوسیرمیؒ کے قصیدہ بردہ شریف کی رفعت و عظمت اور مقبولیت تک نہیں پہنچ سکا، بلاشبہ اخلاص، محبت اور عشق رسولؐ کے ساتھ ساتھ فصاحت، بلاغت اور فنی محاسن کے اعتبار سے آج تک اس شان کا دوسرا قصیدہ نہیں لکھا گیا۔ اس قصیدہ کا ایک ایک شعر الگ شان کی تاثیر کا حامل ہے زبان کی سلاست، بیان کی شیرینی، بندشوں کی چستی، الفاظ کی شان و شوکت، تراکیب کی معنویت و نغمہ کی اور علمی ادبی محاسن کی وجہ سے یہ قصیدہ عربی زبان کے بہترین قصائد میں شمار ہوتا ہے۔ اہل سماع اس قصیدہ کو درد و سوز کے ساتھ پڑھتے ہیں، اہل دل اس کی تلاوت کو اپنے معمولات میں شامل رکھتے ہیں، مریض اس کے وسیلہ سے شفا طلب کرتے ہیں اور اہل ذوق کو اس کی تلاوت و سماعت سے تسکین حاصل ہوتی ہے۔ قصیدہ نگار کتنا بڑا عاشق رسولؐ تھا۔ اس کے دل میں محبت رسولؐ کا جو سمندر موج زن تھا اس کا سراغ ہمیں قصیدہ کے اشعار سے ملتا ہے۔

اس قصیدے کا اصل نام ”الکواکب الاریة فی مدح خیر البریة“ ہے لیکن یہ ”بردہ“ کے نام سے مشہور ہے۔ ”بردہ“ ایسی چادر کو کہتے ہیں جس میں مختلف رنگوں کی دھاریاں ہوں۔ چونکہ قصیدہ میں بھی موضوعات کی گونا گونی پائی جاتی ہے اس لیے اسے ”بردہ“ کہتے ہیں۔ دوسری روایت یہ ہے کہ امام بوسیرمیؒ نے یہ قصیدہ خواب میں زیارت کے وقت حضور اکرمؐ کو پڑھ کر سنایا جس پر آپؐ نے انھیں اپنی بردہ شریف سے نوازا تھا۔ دنیا کی تمام معروف زبانوں میں اس قصیدے کے بے شمار منظوم و منثور تراجم کیے گئے، شروع لکھی گئیں اس کے آداب و برکات پر مستقل رسائل تحریر کیے گئے الغرض اس قصیدہ کو جو معجزاتی مقبولیت ملی اس کا اندازہ کرنا دشوار ہے۔ جہاں دنیا کی دوسری بڑی زبانوں میں اس قصیدہ کے منظوم تراجم ہوئے وہاں پنجابی زبان بھی اس قصیدہ کے جذب و سرور اور رنگ و نور کے سانچوں میں ڈھلے اشعار کی ترجمانی میں پیچھے نہیں رہی۔ پنجاب یونیورسٹی سے اس موضوع پر ”قصیدہ بردہ شریف دے پنجابی ترجمے: تاریخ تے تجزیہ“ کے عنوان سے تحقیقی مقالہ پرناہید ظفر دختر ظفر اقبال کو پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی جاری ہو چکی ہے۔ قصیدہ بردہ شریف کا پنجابی میں ترجمہ کرنے والوں میں سے مندرجہ ذیل نام سامنے آئے ہیں۔

(۱) حافظ برخوردار (۲) سید وارث شاہ (۳) محمد عزیز الدین (۴) شہیدی (۵) مولوی اسماعیل فاضل دیوبندی (۶) پیر نیک عالم (۷) خواجہ غلام مرتضیٰ (۸) حافظ خان محمد (۹) محمد مطیع اللہ (۱۰) جان محمد (۱۱) محمد شاہ (۱۲) ڈاکٹر احمد حسن قریشی قلعہ داری (۱۳) ڈاکٹر مہر عبدالحق (۱۴) محمد انور عنیق (۱۵) حافظ محمد صدیق (۱۶) اسیر عابد (۱۷) سید حبیب اللہ شاہ شوق (۱۸) غلام حیدر امرتسری۔ جہاں دوسرے شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس قصیدے کے پنجابی میں تراجم لکھے وہاں عسا کر پاکستان

سے منسلک افراد بھی کسی سے پیچھے نہ رہے۔ مندرجہ ذیل عسکری شعرا نے قصیدہ بردہ شریف کا منظوم پنجابی ترجمہ کیا۔

۱۔ قصیدہ بردہ (منظوم پنجابی ترجمہ) از لیفٹیننٹ کرنل محمد حامد

لیفٹیننٹ کرنل محمد حامد پاکستان آرمی کی ایجوکیشن کورس سے ۱۹۹۷ء میں ریٹائر ہوئے، پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں۔ آج کل ہاؤس نمبر ۱۰۷، گلی نمبر ۱۰، چکلا لہ سکیم ۳، راولپنڈی میں رہائش پذیر ہیں۔ لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد حامد کی کتاب ”قصیدہ بردہ“ علامہ شرف الدین بصری کے عربی زبان میں لکھے گئے ”قصیدہ بردہ شریف“ کا منظوم پنجابی ترجمہ ہے۔ ۸۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۲۰۱۷ء میں اکادمی فروغ نعت پاکستان، انک سے شائع ہوئی۔ اکادمی فروغ نعت پاکستان، انک کو یہ شرف حاصل ہے کہ انھوں نے قصیدہ بردہ نمبر شائع کیا اور یہ عہد کیا کہ منظوم تراجم اور شرح کو الگ الگ کتابی صورت میں بھی شائع کیا جائے گا۔ چنانچہ اس سلسلہ کے پہلے قدم کے طور پر لیفٹیننٹ کرنل محمد حامد کے منظوم پنجابی ترجمہ کو ڈاکٹر ارشد محمود ناسد کے تعارف کے ساتھ شائع کیا۔ ڈاکٹر محمد حامد جو کہ اردو، پنجابی اور فارسی کے قادر الکلام شاعر ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف سے والہانہ لگاؤ رکھتے ہیں۔ انہوں نے پنجابی کے علاوہ اردو میں بھی قصیدہ بردہ شریف کا ترجمہ کیا ہے۔ جناب سید شاہ کرا القادری چشتی نظامی بانی و چیئرمین اکادمی فروغ نعت پاکستان لکھتے ہیں:

”قصیدہ بردہ شریف کا زیر نظر منظوم پنجابی ترجمہ ڈاکٹر محمد حامد کے جذب و شوق، محنت و ریاضت اور قصیدہ بردہ سے والہانہ محبت کا خوبصورت اظہار ہے۔ انھوں نے کمال مہارت سے اس قصیدہ کا مصرع ترجمہ کیا ہے۔ کسی بھی شاعر کی تخلیق میں موجود رعنائیوں اور جذبات و احساسات کو کسی دوسری زبان میں اپنی اصل شان و شوکت کے ساتھ منتقل کرنا ناممکن نہ بھی ہو تو مشکل ضرور ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جہاں سادہ اور آسان فہم زبان میں قصیدہ بردہ شریف کے معانی و مطالب کو اپنے قاری تک پہنچانے کی کامیاب سعی کی ہے وہاں ان کے ترجمہ میں تخلیقی و فوری رعنائیاں بھی موجود ہیں۔ رواں دواں اور مترجم بجز کے انتخاب نے ترجمے کو مزید تاثیر عطا کی ہے۔“ (۱۰)

پنجابی زبان جو کہ بلاشبہ دنیا کی بڑی زبانوں میں شامل ہے، اس میں قصیدہ کے کئی منظوم و منشور تراجم موجود ہیں۔ جن میں ڈاکٹر محمد حامد کا منظوم پنجابی ترجمہ اُن کے شوق کا اظہار اور محنت کا آئینہ ہے۔ ڈاکٹر ارشد محمود ناسد، ڈاکٹر محمد حامد کے بارے لکھتے ہیں:

”موصوف اردو، پنجابی اور فارسی کے شاعر اور وسیع المطالعہ دانش ور ہیں۔ مذہب سے گہری وابستگی اور رسول کائنات سے حقیقی دل بستگی نے ان کے اندر کوروش اور مزاج کو سوز گداز کی بیش بہا دولت ارزانی کی ہے۔ طبیعت کے اسی رنگ و آہنگ کے باعث شعری اصناف میں وہ حمد و نعت اور منقبت کی طرف زیادہ مائل ہیں۔ نعتیہ محافل میں شرکت اور اپنے گھر پر ایسی مجالس کا اہتمام ان کے معمولات میں شامل ہے۔ قصیدہ بردہ شریف سے ان کی غیر معمولی وابستگی ہی اس کے ترجمے کا محرک ہے۔ یہ ترجمہ شعر بہ شعر بلکہ مصرع بہ مصرع ہے۔ رواں دواں پنجابی بجز کے انتخاب نے اس کی مٹھاس میں اضافہ کیا ہے۔ قصیدے کی پوری دس

فصلوں کو کمال مہارت اور فنی قدرت کے ساتھ پنجابی کے قالب میں ڈھالا گیا ہے۔ تخلیق کے اصل ذائقے اور شاعر کے انداز بیاں کو ترجمے کے ذریعے ظاہر کرنا قریب قریب ناممکن ہے۔ فکرِ شاعر اور منہاج شاعر کو ترجمے کی حریم میں اتار لانا بھی کارِ آساں نہیں۔ ڈاکٹر حامد کا زیرِ نظر ترجمہ اس خوبی کا حامل ہے کہ انھوں نے فکرِ شاعر اور منہاج شاعر کا پورا خیال رکھنے کا جتن کیا ہے اور ان کی یہ سعی و کوشش اور حزم احتیاط ترجمے کے بطون سے جھانکتی دکھائی دیتی ہے۔ ترجمے کی زبان شعریت کے حسن سے مالا مال ہے۔ لفظیات کے باعث ترجمے کی فضا پنجابی کے رنگ میں رنگی نظر آتی ہے۔ قصیدہ بُردہ شریف کے پنجابی ترجموں میں یہ ترجمہ ایک خوش گوار اضافہ ہے۔“ (۱۱)

اس قصیدہ کی کل دس فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں ۱۱۲ شعراء، دوسری فصل میں ۱۱۶ شعراء، تیسری فصل میں ۱۳۱ شعراء، چوتھی فصل میں ۱۱۳ شعراء، پانچویں فصل میں ۱۱۷ شعراء، چھٹی فصل میں ۱۱۷ شعراء، ساتویں فصل میں ۱۱۳ شعراء، آٹھویں فصل میں ۲۲ شعراء، نویں فصل میں ۱۱۲ شعراء اور دسویں فصل میں ۱۱۰ شعراء شامل ہیں۔ اس طرح ان دس فصلوں میں کل ۱۱۶۳ شعراء ہیں۔

نمونہ کلام

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلَهُ شَبَّ عَلٰى
حُبِّ الرِّضَاعِ وَاِنْ تَقْطِمَهُ يَنْفَطِمِ
نفس ہے اُس نیا نے ورگا جو دُدھ پیدا جاوے
چھٹ دی ناہیں عادت ، جد تک کوئی نہ آن چھڑاوے
فَاَصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُؤَيِّبَهُ
اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلٰى يُصِمُّ اَوْ يَصِمِ
لوبھ حرص دی عادت چھڈ کے اس تے کاٹھی پالے
نفس پلید دے شرتوں اپنی چھیتی جان چھڑالے
وَرَا عَهْهَا وَهٰى فِى الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَاِنْ هٰى اسْتَحَلَّتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ
ظالم نفس ازل دا بھکھا عمل دی کھیتی چردا
ہمت کر کے روک لے اس نوں، راکھا بن توں گھر دا
كَمْ حَسَنَتْ لَنَّا لِمَرْءٍ قَاتِلَةٌ
مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِى الدَّسَمِ

نفس فریبی زہر اپنے امرت کر دکھاوے
جیہڑا رج رج کھاوے اس نوں چھیکو جان ونجاوے (۱۲)

۲۔ قصیدہ بردہ شریف از نائب صوبیدار محمد انور بسراء

چودھری محمد انور بسراء کا تعلق نارووال شہر سے ہے، مگر آج کل شاداب کالونی لاہور میں مقیم ہیں۔ وہ ۱۲۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو پاکستان آرمی سے نائب صوبیدار کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ انھوں نے قصیدہ بردہ شریف کا پنجابی میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب کے کل ۷۸ صفحات ہیں۔ یہ کتاب شہکار پبلی کیشنز فیصل آباد کی طرف ۲۰۱۲ء میں شائع ہوئی۔ کتاب کے شروع میں شاعر نے اپنا مختصر تعارف لکھا ہے۔ جناب بوسیرئی نے نبی پاک کی شان میں کئی قصیدے لکھے۔ جب بوسیرئی فالج کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے قصیدہ بردہ شریف لکھا۔ اس قصیدہ کے کل دس فصل اور ۱۱۶۵ اشعار ہیں۔ محمد انور بسراء نے اس کا پنجابی منظوم ترجمہ کیا۔ محمد انور بسراء لکھتے ہیں:

”میں جدوں جناب بوسیرئی دے قصیدہ بردہ شریف تے ایہدا اُردو ترجمہ پڑھیاتے میرے
من وچہ وی خیال آیا کہ میں وی ایہدا پنجابی نظم وچہ ترجمہ کراں فیرا یہہ سوچاں کہ میں چھوٹا
تے کم وڈا اے ایہناں سوچاں وچہ ای کئی مہینے لگھ گئے۔ تے فیہر جدوں رب کریم دی مہر ہوئی
تے میں ایس قصیدے دادودناں وچہ ترجمہ کردتاتے جناب میاں محمد بخش ہوراں دی کتاب
سیف الملوک دے بحروچ کیتا۔“ (۱۳)

نمونہ کلام

فَلَا تَرْمُ بِالْمَعَاصِي كَسْرَ شَهْوَتِهَا
إِنَّ الطَّامَ يُقَوِّي شَهْوَةَ النَّهْمِ
باغی نفس دے آکھے لگ کے ناں جا ول گناہواں
جناں رج کھوالی جاسیں کہسی بہتا کھاواں
فَا صَرِفَ هَوَاهَا وَحَاذِرُ أَنْ تُوَلِّيَهُ
إِنَّ الْهَوَى مَاتَوَلَّى يُصِمُّ أَوْ يَصِمُ
نفس تیرا جس گلے راضی اوہ گل مول ناں منیں
ہرگز غالب ہون ناں دیویں پہلوں گاٹا بھنیں
وَرَا عَهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَإِنْ هِيَ اسْتَحَلَّتِ الْمَرْعَى فَلَا تُسِمُ

ایس دی متے مول ناں لگیں نیک عمل کھا جاسی
 جے اعتبار توں ایس دا کیتا کھوے وچ ڈباسی
 کَم حَسَنَتٌ لَنَّةً لَلْمَرْءِ قَاتِلَةً
 مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ
 مٹھی شے ناں مانق آوے مول ناں کھاویں بھورا
 کھانڈیاں دے سواد زیادہ اثر ہندہ اے موہرا (۱۳)

کلام اقبال کا پنجابی ترجمہ

حکیم الامت علامہ اقبال کے افکار عالیہ کی تفہیم کے لیے پنجابی زبان میں کئی علماء نے اُن کی کچھ فارسی اور اردو کتابوں یا نظموں کے پنجابی تراجم کیے۔ افواج سے تعلق رکھنے والے عسکری جوانوں نے بھی کلام اقبال کے پنجابی میں تراجم کیے ہیں۔ شریف کنجاہی نے ”خطبات اقبال“ (پنجابی ترجمہ: ۱۹۷۷ء)؛ علم الاقتصاد (پنجابی ترجمہ: ۱۹۷۷ء) اور جاوید نامہ (منظوم پنجابی ترجمہ: ۱۹۷۷ء) لکھیں۔ شریف کنجاہی نے علامہ اقبال کی انگریزی کتاب Reconstruction of Religious Thoughts in Islam کو پنجابی کے قالب میں ڈھالا اور بڑی عرق ریزی اور جان فشانی سے انگریزی الفاظ کے مترادفات کا چناؤ کیا ہے۔ سپاہی نصیر احمد ناصر جن کا تعلق موضع کولہیاں، ڈاکخانہ چکوڑا، تحصیل و ضلع چکوال سے ہے اور پاکستان آرمی کی انجنیرنگ کورس سے ۱۹۷۴ء میں ریٹائر ہوئے انہوں نے اپنی کتاب ”فکر جمیل“ میں کلام اقبال کا پنجابی منظوم ترجمہ لکھا ہے۔ حاجی نصیر احمد ناصر کی پنجابی شاعری کی کتاب ”فکر جمیل“، ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ابھی چھپی نہیں ہے مگر کمپوز ہو گئی ہے۔ اب شاعر نے اس کی غلطیاں دور کر کے دوبارہ کمپوزر کے پاس بھیج دی ہے۔ جلد ہی یہ کتاب چھپ کر سامنے آجائے گی۔ اس کتاب میں حمدیہ اور نعتیہ کلام کے علاوہ علامہ اقبال کے شکوہ اور جواب شکوہ کا منظوم پنجابی ترجمہ ہے۔

شکوہ

صفحہ دہر سے باطل کو مٹایا ہم نے
 نوع انسانی کو غلامی سے چھڑایا ہم نے
 تیرے کعبے کو جبینوں سے بسایا ہم نے
 تیرے قرآن کو سینوں سے لگایا ہم نے
 پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں
 ہم وفادار نہیں تو بھی تو دلدار نہیں

ترجمہ

صفحہ ہستی توں باطل دیاں ظلمتاں نوں آپے دس ہاں کیتا اے دور کس نے
 جکڑی ہوئی غلامی دے وچ دنیا کیتی حاضر وچ تیرے حضور کس نے

لا کے سینے سنگ تیرا قرآن ہر سو کیتا ذکر ہے تیرا مشہور کس نے
کعبے تائیں جبیناں دے نال مالک نال سجدیاں کیتا معمور کس نے
ساڈے نال فر دی رہیا گلہ تیرا مسلمان تیرا وفادار نہیں اے
مسلمان جے نہیں وفادار تیرا مسلمان دا توں دلدار نہیں اے (۱۵)

جواب شکوہ

صفحہ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے
نوع انسان کو غلامی سے چھڑایا کس نے
میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے
میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے
تھے تو آباء وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

ترجمہ

بزم ہستی سی نیا اسلاف تیرے شر کفر شیطان نوں دور کیتا
ہے سن دُور جو عقل و شعور کولوں اُنہاں صاحب عقل و شعور کیتا
صحن حرم جبیناں دے نال بے شک ضیا بار کیتا نور و نور کیتا
کر کے سینے آباد قرآن دے نال اُونہاں سینیاں نوں مثل طور کیتا
ایہہ تے نیا اوہ ہے سن اسلاف تیرے عزت شرف تے اوہ مقام لے گئے
توں کی دتا اے دین اسلام تائیں کیہ اوہ نال ہی دین اسلام لے گئے (۱۶)

پنجابی سے انگریزی اور اردو میں تراجم

عسا کر پاکستان سے منسلک افراد نے صوفی شعرا کے کلام کو انگریزی اور اردو میں ترجمہ کر کے لکھا ہے جن سے تمام
لوگوں کو ان صوفی بزرگوں کے کلام کو سمجھنے کا موقع ملا ہے۔ شریف کنجاہی نے ”کہے فرید“ (بابا فرید کے کلام کا منظوم اردو
ترجمہ، ۱۹۷۸ء)، ”پیر وارث شاہ“ (نثری اردو ترجمہ، ۱۹۹۲ء) اور ”ابیات فرید“ (متن اور اردو ترجمہ، ۲۰۰۶ء) لکھا۔ لیفٹیننٹ
کرنل خالد مصطفیٰ نے بھی کچھ پنجابی نظموں کا اردو میں ترجمہ کیا ہے انھوں نے حنیف زاہد کی پنجابی نظم ”سرگھی ویلا“ کا اردو منظوم
ترجمہ ”سحری کا وقت“ کے عنوان سے کیا۔ اس کے علاوہ انھوں نے مشتاق عاجز کی پنجابی شاعری کا منظوم اردو ترجمہ کیا اور پھر
فرخندہ لودھی کی پنجابی کہانی ”سوہنا پنچھی“ کا اردو ترجمہ ”خوبصورت پرندہ“ کے عنوان سے کیا۔ عسکری شعرا نے مندرجہ ذیل کتب
میں پنجابی سے انگریزی اور اردو میں تراجم کیے۔

۱۔ Sufi Poetry of Pakistan

بریگیڈیر صفدر علی شاہ جن کا تعلق تحصیل وزیر آباد کے قصبہ لکھڑ منڈی سے قریباً چار کلومیٹر شمال مغرب میں واقع ایک گاؤں باگڑیاں کہنہ سے ہے، پاکستان آرمی کی ایجوکیشن کورس سے بریگیڈیر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ آج کل ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد میں ڈائریکٹر جنرل سی پیک کے عہدے پر فائز ہیں، ان کی ترجمہ کے حوالے سے لکھی ہوئی کتاب "Sufi Poetry of Pakistan" ۲۰۱۷ء میں دوست پبلی کیشنز پلاٹ نمبر ۱۱۰، گلی نمبر ۱۵، آئی ۹/۲، اسلام آباد سے چھپی۔ یہ کتاب ۱۳۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں ۱۳ صوفی شعرا کے منتخب کلام کا انگریزی زبان میں منظوم ترجمہ کیا گیا ہے جن میں بابا فرید گنج شکر، شاہ عبداللطیف بھٹائی، سید وارث شاہ، سچل سرمست، جام درک، میاں محمد بخش، مست توکلی اور خواجہ غلام فرید شامل ہیں۔ اس کتاب کے پیش لفظ میں انجینئر محمد اصغر، پینشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اسلام آباد لکھتے ہیں:

"Dr Safdar has done a wonderful job by translating poetry of Pakistan's Sufi saints into English. It will help to preserve not only the original text of their poetry, but also pass the asence of their message to the future generations that are getting detached from our regional languages and dialects, and are losing touch with the roots of our culture and faith." (17)

اس کتاب میں صوفی شعرا کا انگریزی زبان میں تعارف لکھا ہے پھر ان کے کلام کے ساتھ ساتھ انگریزی منظوم ترجمہ درج ہے۔ بریگیڈیر صفدر علی شاہ کی اس کاوش سے بیرونی ملک صوفی شعرا کے کلام سے آگاہی ہوگی۔ اور لوگوں کو صوفی شعرا کے کلام کو سمجھ کر اس سے استفادہ کرنے کا موقع ملے گا۔

نمونہ کلام

رحمت دا مینہ پا خدایا باغ سُکا کر ہریا
بوٹا آس امید میری دا کردے میوے بھریا

Send showers of mercy O Lord;
make my parched garden green and fresh
And bless the plant of my hope
and aspiration with mellow fruitfulness

لوئے لوئے بھر لے گویے جے تڈھ بھانڈا بھرنا
شام پئی بن شام محمد گھر جاندی نے ڈرنا

Fill the pail of water O Lass, as the sunlight still trails

You'll be afraid of going home when darkness prevails

دشمن مرے تے خوشی نہ کریے بجاں وی مر جانا
ڈیگر تے دن گیا محمد اوڑک نوں ڈب جانا

Don't rejoice on death of an enemy, the friends will also die

The day is dying O Muhammad, the sun will leave the sky(18)

۲۔ بابا فرید کے کلام کا منظوم انگریزی ترجمہ

اس کتاب میں بریگیڈیئر صفدر علی شاہ نے حضرت بابا فرید گنج شکر کے کلام کا منظوم انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتاب ابھی زیر طبع ہے۔

۳۔ من کے تار

میر سید ضمیر جعفری نے ”من کے تار“ کے عنوان سے اپنے ننھیالی بزرگ صوفی سید محمد شاہ کے پنجابی پوٹھوہاری ابیات کو اردو کے قالب میں ڈھالا اور اس کا منظوم ترجمہ کیا۔ یہ منظوم ترجمہ لوک ورثہ اسلام آباد نے ۱۹۷۷ء میں شائع کیا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۶ء میں منظر عام پر آیا۔ جس میں اشاعت اول کے جملہ مندرجات من و عن شامل کیے گئے۔ اس دوسری اشاعت میں بہت سے غیر مطبوعہ ابیات کے منظوم تراجم کا اضافہ کیا گیا اور بعد میں اس کا اردو ترجمہ کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ضمیر جعفری کی والدہ نماز فجر کے بعد چند آیات کا زبانی ورد فرمایا کرتی تھیں جس کو جعفری صاحب کے حافظے نے محفوظ کیا۔ بعد میں کچھ مزید تحریری صورت میں پنجابی مواد حاصل کیا اور اسے ترجمے کے قالب میں ڈھالا۔

۴۔ من میلہ

میر سید ضمیر جعفری ”من کے تار“ اور ”ولایتی زعفران“ کے بعد ایک کامیاب مترجم کی حیثیت سے ابھر کر سامنے آئے تھے۔ اس لیے جب لوک ورثہ اسلام آباد نے مشہور صوفی شاعر میاں محمد بخش کی مقبول ترین پنجابی داستان ”سیف الملوک“ کو اردو کے قالب میں ڈھالنے کا ارادہ کیا تو نظر انتخاب سید ضمیر جعفری ٹھہرے۔ آپ نے اس کام کو انتہائی باریکی اور جانفشانی سے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ لوک ورثہ اشاعت گھر اسلام آباد نے اسے پہلی دفعہ مئی ۱۹۸۰ء اور دوسری دفعہ جون ۱۹۸۷ء میں شائع کیا۔ اس میں ابیات کی تعداد دس ہزار کے لگ بھگ ہے۔ مثنوی میں اگرچہ ایک آدم زاد شہزادے (سیف الملوک) اور ایک خالص پری پیکر (بدیع جمال) کی داستان محبت بیان کی گئی ہے مگر مصنف کا اصل منشا اس حوالے سے مشابہات نظری اور واردات قلبی کا اظہار تھا۔ ضمیر جعفری نے پنجابی زبان کے لہجے کی شاعری کو اردو میں منتقل کرنے کی سعی کی اور تقریباً ۸۷۰ کے قریب اشعار کا منظوم اردو ترجمہ کیا۔ اس سے ایک طرف نہ صرف ترجمہ نگاری کو فروغ ملا بلکہ دوسری طرف اس صاحب دل فقیر اور طریقت کے عارف کا پیغام اللہ کے بندوں تک پہنچا۔

۵۔ کلام حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر (ترجمہ مع فرہنگ)

اس کتاب میں نائب صوبیدار محمد انور بسراء نے بابا فرید کے کلام کا اردو ترجمہ مع فرہنگ لکھا ہے۔ بابا فرید کے شلوک کا اردو ترجمہ اور ساتھ مشکل الفاظ کے معنی لکھے ہیں جس سے بابا فرید کا کلام سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ کتاب جون ۲۰۱۵ء میں مکتبہ یوسفیہ لاہور سے شائع ہوئی اور اس کے ۱۲۸ صفحات ہیں۔

۶۔ کلام حضرت بابا بلہ شاہ (اردو ترجمہ مع فرہنگ)

اس کتاب میں بھی نائب صوبیدار محمد انور بسراء نے حضرت بابا بلہ شاہ کے کلام کا اردو ترجمہ کیا اور ساتھ مشکل الفاظ کے معنی لکھے ہیں۔ یہ کتاب جون ۲۰۱۵ء میں مکتبہ یوسفیہ لاہور سے شائع ہوئی اور اس کے ۱۵۱ صفحات ہیں۔

۷۔ کلام حضرت شاہ حسین (اردو ترجمہ مع فرہنگ)

اس کتاب میں محمد انور بسراء نے حضرت شاہ حسین کے کلام کا اردو ترجمہ کیا اور ساتھ مشکل الفاظ کے معنی لکھے ہیں۔ یہ کتاب ۲۰۱۸ء میں زاویہ پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوئی اور اس کے ۱۶۲ صفحات ہیں۔

۸۔ سفر العشق سیف الملوک و بدیع الجمال (اردو ترجمہ مع فرہنگ)

اس کتاب میں نائب صوبیدار محمد انور بسراء نے میاں محمد بخش کی کتاب سیف الملوک کا اردو ترجمہ کیا اور ساتھ مشکل الفاظ کے معنی لکھے ہیں۔ یہ کتاب فروری ۲۰۱۵ء میں ہجویری بک شاپ لاہور سے شائع ہوئی۔ اور اس کے ۹۵۲ صفحات ہیں۔

۹۔ کلام حضرت سید وارث شاہ: ہیرا رانجا (ترتیب و ترجمہ مع فرہنگ)

اس کتاب میں نائب صوبیدار محمد انور بسراء نے حضرت سید وارث شاہ کی کتاب ہیرا رانجا کو ترتیب دے کر اُس کا اردو ترجمہ لکھا اور ساتھ مشکل الفاظ کے معنی بھی لکھے۔ یہ کتاب ۲۰۱۸ء میں زاویہ پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوئی اور اس کے ۹۰۴ صفحات ہیں۔

۱۰۔ کلام حضرت سلطان باہو (ترجمہ مع فرہنگ)

اس کتاب میں نائب صوبیدار محمد انور بسراء نے حضرت سلطان باہو کے ابیات کا اردو ترجمہ لکھا اور ساتھ مشکل الفاظ کے معنی لکھے ہیں۔ یہ کتاب ابھی زیر طبع ہے اس کا مسودہ تیار ہو چکا ہے۔

۱۱۔ مجموعہ کلام حضرت بابا بلہ شاہ

اس کتاب میں نائب صوبیدار محمد انور بسراء نے حضرت بابا بلہ شاہ کے سارے کلام کا مجموعہ تیار کیا ہے اور اس کلام کا اردو ترجمہ اور مشکل الفاظ کے معانی لکھے ہیں۔ یہ کتاب سات سو صفحات سے زیادہ کی ہے اور یہ ابھی زیر طبع ہے۔

۱۲۔ ابیات حضرت سلطان باہو (اردو اور انگریزی ترجمہ)

اس کتاب میں نائیک عالم نواز ہزاروی نے حضرت سلطان باہو کے ابیات کا اردو اور انگریزی زبان میں ترجمہ لکھا ہے۔ اس کتاب کے کل ۱۹۲ صفحات ہیں اور یہ کتاب ۲۰۱۲ء میں پرل گرافکس اردو بازار راولپنڈی سے چھپی۔ اس کا انتساب حضرت خواجہ اویس قرنی کے نام کیا گیا ہے۔ ابیات سلطان باہو کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ کرنے سے اس صوفی شاعر کا کلام بیرون ملک میں پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہوئی۔ آسان اور سادہ زبان میں نثری ترجمہ لکھا گیا ہے۔ اردو میں ترجمہ انھوں نے خود لکھا ہے۔ جب کہ انگریزی میں ترجمہ ان کی بھانجی ثناء طارق نے کیا ہے۔ کتاب کا آغاز حضرت سلطان باہو کی حالات زندگی سے کیا گیا ہے اُس کے بعد اُن کے ۱۹۲ ابیات کا اردو نثر میں ترجمہ لکھا ہے اور پھر ان ابیات کا انگریزی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

حوالہ جات

- ۱۔ نور الحسن نیر، مولوی، نور اللغات، جلد دوم، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، طبع اول، ۱۹۸۵ء، ص: ۲۵۰
- ۲۔ آکسفورڈ پریکٹیکل ڈکشنری، انگلش ٹو اردو، لاہور: اورینٹل بک سوسائٹی، سن، ص: ۶۳۷
- ۳۔ ناظر حسین زیدی، ڈاکٹر، عبداللہ خان، ڈاکٹر، قیوم نظامی، مولفین: لغات نظامی اردو، لاہور: گلوب پبلشرز، طبع اول، ۱۹۸۱ء، ص: ۱۹۹
- ۴۔ محمد امین بھٹی، الحاج، پاکٹ اظہر اللغات اردو، لاہور: اظہر پبلشرز، مطبع اول، ۱۹۷۹ء، ص: ۲۲۲
- ۵۔ مولا بخش کشتہ امرتسری، میاں، پنجابی شاعراں دا تذکرہ، لاہور: عزیز پبلشرز، ۱۹۸۱ء، ص: ۳۱۵
- ۶۔ ایضاً، ص: ۲۶۲
- ۷۔ شریف کجاہی، ساہواں داویزا، آپ بیتی، لاہور: شرکت پرنٹنگ پریس، ۲۰۰۵ء، ص: ۱۶
- ۸۔ محمد منشا، تاج، اش قصوری، مولانا، فلیپ: مصباح القرآن، از محمد ساجد ڈھلوں، لاہور: گنج شکر پرنٹرز، ۲۰۱۷ء
- ۹۔ محمد ساجد ڈھلوں، مصباح القرآن، لاہور: گنج شکر پرنٹرز، ۲۰۱۷ء، ص: ۱۸۷
- ۱۰۔ شاکر القادری چشتی نظامی، سید، فلیپ: قصیدہ بردہ (منظوم پنجابی ترجمہ)، از ڈاکٹر محمد حامد، انک: اکادمی فروغ نعت پاکستان، ۲۰۱۷ء
- ۱۱۔ محمد حامد، ڈاکٹر، قصیدہ بردہ شریف (منظوم پنجابی ترجمہ)، انک: اکادمی فروغ نعت پاکستان، ۲۰۱۷ء، ص: ۱۶-۱۵
- ۱۲۔ ایضاً، ص: ۲۶
- ۱۳۔ محمد انور بسرا، چودھری، قصیدہ بردہ شریف، فیصل آباد: شہکار پبلی کیشنز، ۲۰۱۲ء، ص: ۳
- ۱۴۔ ایضاً، ص: ۱۴-۱۱
- ۱۵۔ نصیر احمد ناصر، حاجی، فکر جمیل، زیر طبع، ص: ۱۶۷
- ۱۶۔ ایضاً، ص: ۱۹۷

17. Safdar Ali Sha, Dr., Sofi Poetry Of Pakistan, Islamabad, Dost Publications, 2017, P:8

18. Ibid, P:113